بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-19

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور وفکر کا درس جاری ہے۔

آج کی نشست میں صحابہ کون ہیں؟

قرآن مجید میں صحابہ کا ذکر کس انداز میں کیا گیا ہے؟ دین اسلام میں انکا کیا مقام ہے؟اس موضوع کے تعلق سے چند اہم باتیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آسانیاں فرمائے، اور حق بات کرنے کی اور صحیح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سب سے پہلے صحابہ لفظ اور اس سوال سے کیا مراد ہے کہ صحابہ کون ہیں؟

صحابہ کا لفظ صحابي کی جمع ہے اور یہ بنیاد بات بھی اچھی طرح جان لیں کہ اس لفظ میں اہل بیت من باب اولی شامل ہیں اور اہل بیت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات (امہات المؤمنین) بھی من باب اولی شامل ہیں، اور تمام صحابہ میں سے انہیں اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور رشتہ دار ہونے کا شرف حاصل ہے۔

صحابہ کون ہیں؟

یہ سوال کسی کے تعارف یا پہچان بیان کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، فلان کون ہے؟ یا والدین کون ہیں؟ یعنی انکا کیا تعارف ہے؟ انکی کیا صفات یا خصلتیں ہیں (چاہے اچھی ہوں یا بری) جن سے انکی پہچان ہوتی ہے؟ اور انکا تعارف کرنے والے یا ان صفات کو ذکر کرنے والے نے کن الفاظ اور کس انداز سے یہ پہچان بیان کی ہے؟ یہ سب اس سوال میں شامل ہے، اور صحابہ کون ہیں؟ اس سے مراد انکا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کیا تعارف کرایا ہے اور انکی صفات کو کس انداز میں بیان فرمایا ہے، انکی کیا پہچان ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں:

قرآن مجید میں صحابہ کا ذکر تین قسم کی آیات میں بیان ہوا ہے:

1-صحابہ کے وجود سے پہلے۔

2-صحابہ کی زندگی میں بعض اہم لمحے۔

3-صحابہ کی وفات کے بعد امت پر انکا حق۔

1-صحابہ کے وجود سے پہلے صحابہ کا ذکر:

قرآن مجید سے پہلے تورات اور انجیل میں صحابہ کا کیا اور کس انداز میں ذکر کیا گیا ہے،

آیئے دیکھتے ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾﴾ [الفتح: 29]

تورات اور انجیل میں ذکر سے پہلے انکا تعارف کرایا کہ کس کے صحابہ ہیں: وَالَّذِينَ مَعَهُ

اور اس سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟

صرف دو لفظوں میں: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔

اور رسول کے ذکر سے پہلے رسالت کی حقیقت اور عظیم مقام کا ذکر فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾﴾

[الفتح: 28]

یعنی قران مجید میں صحابہ کے تورات اور انجیل میں ذکر سے پہلے انکے ذکر کی اصل وجہ بیان فرمائی کہ انکو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت (یعنی ہدایت اور دین حق) پر بہترین طریقے سے عمل کرنے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس عظیم رسالت کو ساری دنیا میں پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔

ان بنیادی حقیقتوں کو جاننے کے بعد تورات اور انجیل میں انکا بہت ہی پیارے انداز میں ذکر فرمایا:

1-وَالَّذِينَ مَعَهُ

2-أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ

3-رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

4-تَرَاهُمْ رُكَّعًا

5-سُجَّدًا

6-يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ

7-وَرِضْوَانًا

8-سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ

ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ

وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ: انجیل میں کیا مثال ہے؟

9- كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ

10-يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

11-لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

تفسیر ابن کثیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الإِنْجِيلِ) فهو مثل ضربه لأهل الكتاب إذا خرج قوم ينبتون كما ينبت الزرع فيبلغ فيهم رجال يأمرون بالمعروف, وينهون عن المنكر,(یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو لیکر اٹھیں گے) يغلظون (پھر بڑھیں گے اور طاقتور ہو جائیں گے), فهم أولئك الذين كانوا معهم.

وهو مَثل ضربه الله لمحمد صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم يقول:بعث الله النبيّ وحده, ثم اجتمع إليه ناس قليل يؤمنون به, ثم يكون القليل كثيرا, ويستغلظون, ويغيظ الله بهم الكفار(یعنی کافر انکو اس مقام پر دیکھ کر شدید بغض و نفرت کریں گے) سبحان اللہ اس آیت سے پہلے اور اس آیت کے اختتام کو دیکھیں کہ کس طرح رسالت، ہدایت اور دین حق کے غالب ہونے کا ذکر کیا ہے پھر صحابہ کو بہت ہی پیارے انداز میں اسکے ساتھ جوڑ دیا ہے، کہ دین کی نصرت کا حق ادا کرنے والے صحابہ سے صرف دین کے دشمن کافر ہی بغض و نفرت کر سکتے ہیں اہل ایمان کے لیے تو انکا بہت عظیم مقام ہے اور انکے لیے یہی شرف کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انکا بہت ہی بلند درجہ ہے۔

یہ تمام خوبصورت صفات دنیا میں ہیں اور آخرت میں:

12-وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم

13-مَّغْفِرَةً

14-وَأَجْرًا

15-عَظِيمًا۔

یہ سب صرف اس ایک آیت میں تورات اور انجیل میں صحابہ کا تعارف اور انکی زندگی کے بعض لمحے اور انکی وفات کے بعد انسے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ اور انکا بلند مقام کا مختصر بیان ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

آخر میں ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی کرتا چلوں:

غلط فہمی:

صحابہ سے بغض و نفرت کرنے والوں یہ الزام لگایا کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم

اور مِنْهُم سے مراد ان میں سے بعض سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے سب سے نہیں کیونکہ منہم میں من کا حرف تبعیض کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اس غلط فہمی کا ازالہ:

یہ بات صحیح ہے کہ من کا حرف تبعیض یعنی کل میں سے بعض کو الگ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، لیکن یہ بات غلط ہے کہ من کا استعمال اس آیت کریمہ میں اسی لیے ہوا ہے کیونکہ من جیسے تبعیض کے لیے استعمال ہوتا ہے ویسے ہی جنس کے بیان کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (30) الحج۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ: سے کیا مراد ہے تمام بتوں سے یا بعض بتوں سے اجتناب کرنے کا حکم ہے؟ یقیناً تمام بتوں سے اجتناب کرنے کا حکم ہے، اسی طریقے سے منہم سے مراد تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

ان شاء اللہ تعالی اگلے درس میں قرآن مجید میں انکا مزید تعارف اور انکی زندگی کے بعض اہم لمحے بیان کریں گے۔ واللہ أعلی وأعلم۔

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور وفکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر وبا، فتنے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-19) سے لیا گیا ہے۔